از عدالتِ عظمیٰ

پلاوا گرینائٹس انڈسٹریز انڈیا (پی) لمیٹڈ۔

بنام

گورنمنٹ آف آندھرا پردیش ودیگران

تاریخ فیصلہ: 17 مارچ، 1997

[کے راما سوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان۔]

پٹہ:

کان کنی کا پٹہ -کی گرانٹ - نجی مالک کی زمینوں سے کانوں کی کھدائی کا حق -زمین کے مالک کی رضامندی- قرار پایا کہ، ضروری ہے- نجی مالک کی زمین سے کانوں کی کھدائی کا حق معاہدے پر مبنی ہے: جب تک کہ پٹہ دار اپنی رضامندی نہ دے، کسی بھی پٹہ دار کو اپنی زمین پر داخل ہونے اور کان کنی کی کارروائیاں جاری رکھنے کا حق نہیں ہے۔- سطح کے نیچے کانوں کی کھدائی کے لیے کان کنی کا پٹہ دینے کا حق زمین کے مالکان کے معاہدے سے مشروط ہے-لہذا اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ کان کنی کے پٹہ کے کام میں کوئی رکاوٹ نہ آئے اور کانوں کی کھدائی کے پر امن عمل کے لیے بھی مالک مکان کی رضامندی پر اصرار ضروری ہے-کانیں اور معدنیات۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (C) نمبر 3146-47، سال 1997۔

ڈبلیو اے نمبر 96/1191 اور ڈبلیو پی نمبر 19865، سال 1996 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 11.11.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

عرضی گزار کی طرف سے سولی جسٹس سورابجی، کے رام کرشن ریڈی اور کے کے مانی۔

جواب دہندگان کے لیے ڈی ڈی ٹھاکر، جی رام کرشن پرساد، وی ایس ریڈی اور ایس یو کے ساگر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

یہ خصوصی اجازت کی درخواستیں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہیں، جو رٹ اپیل نمبر 1196/96 اور رٹ پٹیشن نمبر 19865/96 میں 11.11.1996 پر دی گئی ہیں۔ درخواست گزار نے اس کے مالکان سے زمین کے پٹہ منظوری کے لیے درخواست دی تھی، مدعا علیہان 4-7 نے 22 اگست 1991 کو 15 سال کی مدت کے لیے ایس نمبری 105/1، آر آئی پورم گاؤں، چما کورتی منال، آندھرا پردیش کے پرکاسم ضلع میں 2،3 ایکڑ اراضی پر سیاہ گرینائٹ حاصل کرنے کے لیے درخواست دی تھی۔ ڈائریکٹر نے 11 اگست 1994 کو مزید کارروائی کے التوا میں چھ ماہ کے لیے کان کنی کا پٹہ دے دیا۔ اس سے متاثر ہو کر، مدعا علیہ کے مالک نے ان کی رضامندی کے بغیر پٹہ منظوری کو چیلنج کرتے ہوئے رٹ پٹیشن نمبر 15615/94 دائر کیا۔ رٹ پٹیشن کو 7.10.1994 پر اس ہدایت کے ساتھ نمٹا دیا گیا تھا کہ پٹہ صرف مدعا علیہ مالکان کی رضامندی سے دی جا سکتی ہے۔ تاہم، ان کی رضامندی حاصل کیے بغیر، پٹہ پر 5 جنوری 1995 کو 15 سال کے لیے عمل درآمد کیا گیا۔ مدعا علیہ-مالک مکان وں کی طرف سے 5 جنوری 1996 کو نوٹس جاری کیا گیا تھا جس میں درخواست گزار سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ ابتدائی پٹہ میعاد تاریخ انقضا ہونے کے بعد 7 جولائی 1996 تک زمین حوالے کرے۔ اس کے بعد نوٹس وغیرہ کا تبادلہ ہوا اور درخواست گزار نے ایک رٹ پٹیشن دائر کی اور عدالت عالیہ نے حکام کو محکمہ صنعت و کان کنی کی طرف سے دیا گیا پٹہ کے لحاظ پٹہ کی مدت میں توسیع کرنے کی ہدایت کی۔ ڈبلیو پی نمبر 13147/96 کو صنعتوں کو آٹھ ہفتوں کے اندر ان پر لاگو قواعد کے مطابق درخواست کو نمٹانے کی ہدایت کے ساتھ نمٹا دیا گیا۔ رٹ پٹیشن کو مسترد کرنے کا حکم 10 جولائی 1996 کو منظور ہوا۔ ڈائریکٹر نے 28 اگست 1996 کو دوبارہ کان کنی کی پٹہ دی۔ رٹ پٹیشن نمبر 13147/96 کو عدالتی حکم کی بنیاد پر خارج کر دیا گیا۔ درخواست گزار کی طرف سے مالک مکان وں کی رضامندی کے حوالے کے بغیر کان کنی کا پٹہ دینے کے لیے دائر کردہ رٹ پٹیشن نمبر 19865/96 کو 19.9.1996 پر مسترد کر دیا گیا۔ تحریری اپیل نمبر 1191/96 درخواست گزار کی طرف سے رٹ پٹیشن نمبر 13147/96 میں 23.8.1996 کے حکم کے خلاف دائر کیا گیا تھا۔ دونوں کو ڈویژن بنچ نے برخاست کر دیا۔ اس طرح یہ خصوصی اجازت کی درخواست ہے۔

سینئر وکیل، شری سولی جسٹس سوراب جی کی طرف سے ہمارے سامنے جو بنیادی دلیل اٹھائی گئی ہے، وہ یہ ہے کہ عدالت عالیہ کا ایک سابقہ فیصلہ تھا جس میں یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ کان کنی کے پٹہ

منظوری سے پہلے مالک مکان وں کی رضامندی حاصل کرنے کی ضرورت نہیں تھی اور اس لیے ڈویژن بنچ کی طرف سے جاری کردہ ہدایت موجودہ عمل کی بنیاد پر قانون میں درست نہیں ہے۔

ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ نجی مالک کی زمین سے کانوں کی کھدائی کا حق معاہدے پر مبنی ہے؛ جب تک کہ پٹہ دار اپنی رضامندی نہ دے، کسی بھی پٹہ دار کو اپنی زمین پر داخل ہونے اور کان کنی کی کارروائیاں جاری رکھنے کا حق نہیں ہے۔ سطح کے نیچے کانوں کی کھدائی کے لیے کان کنی کا پٹہ دینے کا حق زمین کے مالکان کے معاہدے سے مشروط ہے۔ لہذا اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ کان کنی کے پٹہ کے کام میں کوئی رکاوٹ نہ آئے اور کانوں کی کھدائی کے پرامن عمل کے لیے بھی مالک مکان کی رضامندی پر اصرار ضروری ہے۔ لہذا، ہمیں عدالت عالیہ کی طرف سے مداخلت کی ضمانت دینے والے نقطہ نظر میں کوئی غیر قانونی نہیں ملتا ہے۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواستیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔

درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔